واعتصموا بحبل اللّٰه جمیعًا ولا تفرقوا.

حدیث افتراق اُمّت

تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں

مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری

ناشر

تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف

سلسلۂ مطبوعات (۳۰)

☆ کتاب	:	حدیث افتراق امت تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں
☆ تصنیف	:	مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری
☆ اشاعت بار اول	:	ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ/نومبر ۲۰۰۸ء
☆ تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
☆ کمپوزنگ	:	عثمانیہ کمپیوٹرز مدرسہ قادریہ بدایوں
☆ ناشر	:	تاج الفحول اکیڈمی بدایوں
☆ تقسیم کار	:	مکتبہ جام نور، ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
☆ قیمت	:	

مصنف سے رابطے کے لئے

MAULANA USAID UL HAQ QADRI

Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mohalla,
Budaun-243601 (U.P.) India
Phone : 0091-9358563720
E-Mail : qadriusaid@yahoo.com
usaid.qadri@gmail.com

فرماتے ہیں:-

بہترین اجوبہ جواب دیگراست کہ در کتب وحواشی مسطور نیست و موافق استعمال قدیم عرب است و در احادیث شاہد استعمال ایں نیز موجود است خلاصہ اش آنکہ **کلھا فی النار** عبارت از بطلان است میگویند فلاں چیز فی النار است یعنی باطل است چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ الھذاء فی النار یعنی زبان درازی باطل است (۸۰)

ان جوابوں میں بہترین جواب ایک دوسرا جواب ہے جو کتب وحواشی میں نہیں لکھا ہے اور یہ قدیم عرب کے استعمال کے موافق ہے نیز احادیث میں اس کا شاہد بھی موجود ہے، جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ **کلھا فی النار** سے (نہ خلود مراد ہے نہ دخول بلکہ) بطلان مراد ہے (یعنی سب کے سب فرقے باطل ہیں سوائے ایک کے) کہا جاتا ہے کہ فلاں چیز جہنم میں ہے یعنی باطل ہے، چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ الہذاء فی النار یعنی زبان درازی باطل ہے''۔

لیکن گفتگو کے اختتام پر شاہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

درصدر کلام اشارہ نمودیم کہ جواب اول ہمان است ارجح واقویٰ (۸۱)

ہم نے آغاز کلام میں اشارہ کیا تھا کہ پہلا جواب ہی ارجح واقویٰ ہے۔

شاہ صاحب کی اس پوری بحث کا نتیجہ یہی نکلا کہ ان کے نزدیک کلھا فی النار میں خلود فی النار نہیں بلکہ دخول فی النار ہی ارجح واقویٰ ہے۔

علماء فرنگی محل کی رائے:-

حل المعاقد کے حوالے سے حضرت مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی کا موقف گزشتہ صفحات میں گزرا، مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی کی طرح دوسرے علماء فرنگی محل نے بھی اس حدیث میں ''فی

النار‘‘ سے خلود فی النارنہیں بلکہ دخول فی النار مراد ہونے کو ترجیح دی ہے، اور ان ۷۲ فرقوں کو کافر نہیں صرف گمراہ قرار دیا ہے، مولانا عبدالحی بن مولانا عبدالرب لکھنوی سے کسی نے استفتاء کیا کہ:-

> کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ جو حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا تھا کہ بعد میرے امت میری کے تہتر فرقے ہوجائیں گے ایک ناجی اور سب ناری ہونگے آیا ناری سے مراد کفار ہیں یا مسلمان فاسقان کہ بسبب عصیاں کے دوزخی ہوجائیں گے، بعضے کہتے ہیں کہ سب اہل ہوا کافر ہیں ایک فرقہ مسلمان ہے جس کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔

جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

> کتابوں عقائد اور فقہ میں اس طرح لکھا ہے کہ بہتّر فرقے جو اہلِ ہوا ہیں ایک بھی کافر نہیں ہے (۸۲)

اس فتوے کی تصدیق کرتے ہوئے مولانا محمد نعیم فرنگی محلی فرماتے ہیں:-

> فی الواقع حدیث افتراق امت میں ناری سے مراد مسلمین فاسقین ہیں کہ شامت عصیاں سے دوزخ میں جاویں گے (۸۳)

یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ملا علی قاری کا ایک دلچسپ جملہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیں، آپ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:-

> **فمن عیوب اهل البدعة انه یکفر بعضهم بعضاً ومن ممادح اهل السنة انه یخطؤن ولا یکفرون.** (۸۴)
>
> اہل بدعت کا عیب یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں، اور اہل سنت کی خوبی یہ ہے کہ وہ خاطی کہتے ہیں کافر نہیں کہتے۔